بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ
خلافت رسالت نبوۃ، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ
مفسرِ قرآن عالیجناب ادیبِ اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی
بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی
مصنف دو صد کتب

ناشر
ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ________ قریشی آرٹ پریس

کتابت ________ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ________ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ________ مارچ ۲۰۰۴ء

نحمدہ ونصلی علی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رسولہ الکریم

کتاب الحجت

اس کتاب میں حسب ذیل ابواب ہیں

۱۔ حجت خدا کی طرف لوگوں کا مضطر ہونا۔
۲۔ طبقات انبیاء و مرسلین و آئمہ۔
۳۔ رسولؐ و نبی و محدّث کا فرق۔
۴۔ بغیر وجود امام مخلوق پر حجت خدا قائم نہیں ہوتی۔
۵۔ زمین کسی وقت حجت خدا سے خالی نہیں رہتی۔
۶۔ اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی رہ جائیں تو ان میں ایک ضرور حجت خدا ہوگا۔
۷۔ معرفتِ امام اور اس کی طرف رجوع۔
۸۔ اطاعت آئمہ کا فرض ہونا۔
۹۔ آئمہ لوگوں پر اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔
۱۰۔ آئمہ علیہم السلام ہادی خلق ہیں۔
۱۱۔ آئمہ علیہم السلام ولی امر اور خزانہ علم الٰہی ہیں
۱۲۔ آئمہ خلفاء اللہ ہیں زمین میں اور ابواب ہیں جن سے علم لیا جائے۔
۱۳۔ آئمہ نور خدا ہیں۔
۱۴۔ آئمہ علیہم السلام ارکانِ ارض ہیں۔
۱۵۔ فضیلت امام اور اس کی صفات۔
۱۶۔ آئمہ علیہم السلام ولاۃ امر ہیں اور وہ محسود خلق ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
۱۷۔ آئمہ علیہم السلام وہ علاماتِ الٰہیہ ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
۱۸۔ وہ آیات جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ آئمہ علیہم السلام۔
۱۹۔ اللہ و رسولؐ نے آئمہ کے ساتھ ہونا فرض کیا ہے۔
۲۰۔ وہ اہل الذکر جن سے سوال کرنے کا اللہ نے لوگوں کو حکم دیا ہے آئمہ علیہم السلام ہیں۔
۲۱۔ خدا نے اپنی کتاب میں جن کے علم کی تعریف کی ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔
۲۲۔ راسخون فی العلم آئمہ ہیں۔
۲۳۔ جن کو خدا کی طرف سے علم ملا ہے اور جن کے سینوں میں علم نے قرار پکڑا ہے آئمہ ہیں۔
۲۴۔ جن کا خدا نے اصطفا کیا ہے اور اپنی کتاب کا وارث بنایا ہے وہ آئمہ ہیں۔
۲۵۔ کتاب خدا میں دو اماموں کا ذکر ہے اوّل جو خدا کی طرف بلانے والے ہیں وہ ہمارے آئمہ ہیں دوسرے جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔
۲۶/۲۷ جن نعمتوں کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔
۲۸۔ متوسمین جن کا ذکر قرآن میں ہے آئمہ ہیں اور صراط مستقیم وہی ہیں۔
۲۹۔ نبیؐ اور آئمہؑ کے سامنے اعمال پیش ہوتے ہیں۔

۳۰/۳۱۔ آئمہ علیہم السلام معدن علم و شجرہ نبوت و ملائکہ کے آنے کی جگہ ہیں۔
۳۲۔ آئمہ وارثان علم ہیں۔
۳۳۔ آئمہ آنحضرت صلعم اور تمام انبیا و اوصیا کے جو آنحضرتؐ سے پہلے ہوتے ان سب کے علم کے وارث ہیں۔
۳۴۔ آئمہ تمام کتب سماوی کے عالم ہیں۔
۳۵۔ پورا قرآن سوائے آئمہ کے کسی نے جمع نہیں کیا اور وہ پورے قرآن کے عالم ہیں۔
۳۶۔ آئمہ اسمائے اعظم الہٰیہ ہیں۔
۳۷۔ آیات و معجزات انبیاء آئمہ کے پاس ہیں
۳۸۔ آئمہ رسولؐ کے سلاح و متاع کے مالک ہیں۔
۳۹۔ رسول اللہ کے تبرکات مثل تابوت بنی اسرائیل کے تھے۔
۴۰۔ ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ اور مصحف فاطمہؑ
۴۱۔ انا انزلنا فی لیلۃ القدر کی تفسیر۔
۴۲۔ آئمہ علیہم السلام اور شب جمعہ۔
۴۳۔ آئمہ علیہم السلام زیادہ کرتے ہیں اس چیز کو جو ان کے پاس ہے۔
۴۴۔ آئمہ وہ تمام علوم جانتے ہیں جن کا تعلق ملائکہؑ انبیاؑ و مرسلین سے رہا ہے۔
۴۵۔ ذکر غیب اور آئمہ۔
۴۶۔ آئمہ جب جاننا چاہتے ہیں تو ان کو علم دیا جاتا ہے
۴۷۔ آئمہ جانتے ہیں کب مریں گے اور وہ نہیں مرتے مگر اپنے اختیار سے۔
۴۸۔ آئمہ علم ماکان و یکون کو جانتے ہیں اور ان پر کوئی شے مخفی نہیں۔
۴۹۔ خدا نے جو علم نبیؐ کو دیا ہے اس کے متعلق آنحضرتؐ کو حکم دیا کہ امیرالمومنین کو تعلیم دیں اور حضرت علیؑ شریک علم رسولؐ تھے۔
۵۰۔ جہات علوم آئمہ علیہم السلام
۵۱۔ آئمہ علیہم السلام سے اگر چھپایا جائے تو وہ ہر اچھی بری بات کو بتا دیتے ہیں۔
۵۲۔ امر دین کو تفویض رسولؐ اور آئمہ کو۔
۵۳۔ آئمہ گزشتہ لوگوں میں کس سے مشابہ ہیں اور ان کو نبی نہ کہنا چاہیئے۔
۵۴۔ آئمہ محدث و مفہم ہیں
۵۵۔ ارواح آئمہ کا ذکر۔
۵۶۔ اس روح کا ذکر جو آئمہ سے مخصوص ہے۔
۵۷۔ امام کے جانے کا وقت اپنے سے پہلے امام کے علوم کو
۵۸۔ آئمہ علیہم السلام علم و شجاعت و اطاعت میں سب برابر ہیں۔
۵۹۔ امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور یہ آیت ان ہی کے بارے میں ہے ان اللہ یامرکم ان تودوا الاما نات الی اہلہا۔
۶۰۔ امامت اللہ کا عہد ہے جو ایک کے بعد دوسرے کو پہنچتا ہے۔
۶۱۔ آئمہ علیہم السلام نے نہیں کیا اور نہیں کریں گے کوئی کام عہد الہٰی کے خلاف اور جو حکم خدا ہے اس سے تجاوز نہیں کرتے۔
۶۲۔ وہ امور جو حجت امام کو واجب کرتے ہیں۔

۶۳۔ اثبات امامت اعقاب ہیں۔
۶۴۔ ہر امام کے متعلق نصوص۔
۶۵۔ نص امامت حسنؑ بن علیؑ۔
۶۶۔ نص برامامت حسین بن علی۔
۶۷۔ نص برامامت علی بن الحسینؑ
۶۸۔ نص برامامت امام محمد باقرؑ
۶۹۔ نص برامامت امام جعفر صادقؑ
۷۰۔ نص برامامت موسیٰ کاظمؑ
۷۱۔ نص برامامت امام رضاؑ
۷۲۔ نص برامامت امام محمد تقیؑ
۷۳۔ نص برامامت امام محمد نقیؑ
۷۴۔ نص برامامت امام حسن عسکریؑ
۷۵۔ نص برامامت حضرت حجت علیہ السلام
۷۶۔ ان لوگوں کا ذکر جنھوں نے حضرت حجتؑ کو دیکھا تھا
۷۷۔ حضرت حجت کا نام لینے کی نہی۔
۷۸۔ حال غیبت۔
۷۹۔ مسئلہ غیبت۔
۸۰۔ امر امامت میں حق و باطل کے دعوے کا فیصلہ۔
۸۱۔ کراہیت توقیت۔
۸۲۔ خالص کو غیر خالص سے جدا کرنا۔
۸۳۔ جس نے امام کو پہچانا اس کے لئے تقدم و تاخیر مضر نہیں۔
۸۴۔ نااہل کا دعویٰ امامت۔
۸۵۔ اس کا بیان جس نے بے معرفتِ امام عبادت کی۔
۸۶۔ اس کا بیان جو بے معرفتِ امام مرگیا۔
۸۷۔ حق اہلبیت کو جاننے والا اور انکار کرنے والا
۸۸۔ لوگوں پر امام کے مرنے پر کیا واجب ہے۔
۸۹۔ امام کب جانتا ہے کہ حق امامت اس کی طرف منتقل ہوا۔
۹۰۔ حالات آئمہ علیہم السلام
۹۱۔ امام کو امام ہی غسل دیتا ہے۔
۹۲۔ آئمہ کی کیفیت ولادت
۹۳۔ آئمہ کے ابدان و ارواح و قلوب کی خلقت۔
۹۴۔ تسلیم اور فضیلت مسلمین
۹۵۔ لوگوں پر واجب ہے کہ مناسک بجالانے کے بعد امام کے پاس آئیں اور معالم دین میں ان کی طرف رجوع کریں۔
۹۶۔ ملائکہ آئمہ کے پاس آتے ہیں ان کے فرش پر قدم رکھتے ہیں اور ان کو خبر دیتے ہیں۔
۹۷۔ جن آئمہ کے پاس آتے ہیں ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔
۹۸۔ آئمہ علیہم السلام کے فیصلے۔
۹۹۔ علم کی سیرابی خانۂ آلِ محمدؐ سے ہوتی ہے۔
۱۰۰۔ امرِ حق جو لوگوں کو ملا ہے وہ آئمہ سے ملا ہے۔
۱۰۱۔ احادیث آئمہ صعب و متصعب ہیں۔
۱۰۲۔ نبیؐ نے کیا نصیحت کی آئمہ مسلمین کے لئے۔
۱۰۳۔ حق امام سے کیا واجب ہے۔
۱۰۴۔ زمین ساری امام کی ہے۔
۱۰۵۔ سیرتِ امامؑ۔
۱۰۶۔ نوادر۔
۱۰۷۔ ولایت کے بارے میں تنزیل۔
۱۰۸۔ روایات آئمہ و ملائکہ متعلق ولایت۔
۱۰۹۔ معرفت اولیاء آئمہ

۱۷۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ ہدایات کا سننا اور اطاعت کرنا نیکیوں کے دروازے ہیں وہ سامع جو فرمانبردار ہو اس پر روز قیامت حجت نہ ہوگی اور جو سننے والا نافرمان ہے اس کے لئے عذر نہ ہوگا امام مسلمین تمام کریگا اپنی حجت کو جب وہ روز قیامت خدا سے ملاقات کرے گا اور خدا فرماتا ہے روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

نواں باب

آئمہ گواہ ہیں خدا کے اس کی مخلوق پر

(بَابٌ) ۹

فِي أَنَّ الْأَئِمَّةَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلىٰ خَلْقِهِ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلىٰ هٰؤُلَاءِ شَهِيداً»① قَالَ: نَزَلَتْ فِي أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلّى الله عليه وآله خَاصَّةً، فِي كُلِّ قَرْنٍ مِنْهُمْ إِمَامٌ مِنَّا شَاهِدٌ عَلَيْهِمْ وَمُحَمَّدٌ صلّى الله عليه وآله شَاهِدٌ عَلَيْنَا. ۴/۴۱

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے گواہ کے ساتھ بلائیں گے۔ اور اے رسولؐ! تم کو بنائیں گے ان سب پر گواہ فرمایا یہ آیت۔ امت محمدیہ کے بارے میں خاص طور پر نازل ہوئی ہے ان میں سے ہر فرقہ اپنے امام کے ساتھ ہوگا ہم ان پر گواہ ہوں گے اور محمد صلعم ہم پر گواہ ہوں گے۔

٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام، عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ»① قَالَ: نَحْنُ الْأُمَّةُ الْوُسْطىٰ وَنَحْنُ شُهَدَاءُ اللهِ عَلىٰ خَلْقِهِ وَحُجَجُهُ فِي أَرْضِهِ، قُلْتُ: قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ» قَالَ: إِيَّانَا عَنىٰ خَاصَّةً، «هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ» فِي الْكُتُبِ الَّتِي مَضَتْ «وَفِي هٰذَا» الْقُرْآنِ، «لِيَكُونَ /۱۴۳

الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً» فَرَسُولُ اللهِ صلّى الله عليه وآله الشَّهِيدُ عَلَيْنَا بِمَا بَلَّغَنَا عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ نَحْنُ الشُّهَدَاءُ عَلَى النَّاسِ فَمَنْ صَدَّقَ صَدَّقْنَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كَذَّبَ كَذَّبْنَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ اس آیت کے متعلق ہم نے تم کو درمیانی اُمت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ۔ فرمایا وہ اُمتِ وسط ہم ہیں اور ہم اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر گواہ ہیں اور اس کی زمین میں اس کی برحق حجتیں ہیں میں نے آیت مِلّت ابیکم الخ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں خاص طور پر ہم وہی ہیں جن کا نام مسلمان پہلی کتابوں میں بھی تھا اور اس قرآن میں بھی تاکہ رسولؐ تم پر گواہ ہوں پس رسول اللہؐ ہم پر گواہ ہیں اس امر کے متعلق جو اللہ کی طرف سے ہم تک پہنچا ہے پس جس نے ہماری تصدیق کی روز قیامت ہم اس کی تصدیق کریں گے اور جس نے ہماری تکذیب کی روز قیامت ہم اس کی تکذیب کریں گے۔

٣ ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَ يَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ»(٢) فَقَالَ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ الشَّاهِدُ عَلَىٰ رَسُولِ اللهِ صلّى الله عليه وآله وَ رَسُولُ اللهِ صلّى الله عليه وآله عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے آیۂ افمن کان الخ کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ امیر المومنینؑ رسول اللہ کی رسالت کے گواہ ہیں اور رسول اللہ کی طرف سے بینہ ہیں۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: قَوْلَ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ: «وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً» قَالَ: نَحْنُ الْأُمَّةُ الْوَسَطُ وَ نَحْنُ شُهَدَاءُ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ عَلَىٰ خَلْقِهِ وَ حُجَجُهُ فِي أَرْضِهِ، قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَىٰ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَ اسْجُدُوا وَ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۞ وَ جَاهِدُوا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ» قَالَ: إِيَّانَا عَنَىٰ وَ نَحْنُ الْمُجْتَبَوْنَ وَلَمْ يَجْعَلِ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ فِي الدِّينِ مِنْ ضِيقٍ فَالْحَرَجُ أَشَدُّ مِنَ الضِّيقِ «مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ» إِيَّانَا عَنَىٰ خَاصَّةً «وَسَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ» اللهُ سَمَّانَا الْمُسْلِمِينَ «مِنْ قَبْلُ» فِي الْكُتُبِ الَّتِي مَضَتْ «وَفِي هٰذَا» الْقُرْآنِ «لِيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً وَ تَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ» فَرَسُولُ اللهِ صلّى الله عليه وآله الشَّهِيدُ عَلَيْنَا بِمَا بَلَّغَنَا عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ وَ نَحْنُ الشُّهَدَاءُ

۷۹-۷۸/
ج

عَلَى النَّاسِ ، فَمَنْ صَدَّقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَّقْنَاهُ وَمَنْ كَذَّبَ كَذَّبْنَاهُ

۴ - میں نے امام محمد باقرؑ سے کہا کیا مراد ہے اس آیت سے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا الخ فرمایا۔ امتِ وسط ہم ہیں اور ہم اللہ کے گواہ ہیں اور اس کی مخلوق پر اور ہم اللہ کی حجت ہیں اس کی زمین میں۔ میں نے کہا کیا مراد ہے اس آیت سے یا ایہا الذین (اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تم فلاح پاؤ، اور راہِ خدا میں ڈٹ کر جہاد کرو اس نے تم کو چن لیا ہے۔ فرمایا اس سے مراد ہم ہیں کہ اس نے چنا ہے اور فرمایا اس خدا نے۔ دین میں مسائل کے سمجھنے میں کوئی اشکال نہیں رکھا۔ پس مسائل میں حرج ہونا۔ دل تنگی سے زیادہ بُرا ہے۔ ملتہ ابیکم ابراہیم سے خاص کر ہم مراد ہیں اور سماکم مسلمین سے مراد ہم ہیں ہمارا ہی یہ نام کتب سابقہ میں آچکا ہے اور اس قرآن میں بھی ہے تاکہ رسولؐ ہم پر گواہ ہو اور ہم تم لوگوں پر۔ پس جس نے دنیا میں ہماری تصدیق کی۔ ہم روز قیامت اس کی تصدیق کریں گے اور جس نے ہمیں جھٹلایا۔ ہم اسے جھٹلائیں گے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى طَهَّرَنَا وَ عَصَمَنَا وَ جَعَلَنَا شُهَدَاءَ عَلَى خَلْقِهِ وَ حُجَّتَهُ فِي أَرْضِهِ وَ جَعَلَنَا مَعَ الْقُرْآنِ وَ جَعَلَ الْقُرْآنَ مَعَنَا لَا نُفَارِقُهُ وَلَا يُفَارِقُنَا .

۵ - امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے ہم کو پاک کیا ہے اور معصوم بنایا ہے اور اپنی مخلوق پر گواہ بنایا ہے اور زمین پر اپنی حجت قرار دیا ہے اور قرآن کو ہمارے ساتھ کیا ہے اور ہم کو قرآن کے ساتھ، نہ ہم اس سے جدا ہوں گے نہ وہ ہم سے۔

دسواں باب

آئمہ علیہم السلام ہادی ہیں

(بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام هُمُ الْهُدَاةُ)

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ وَ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ ، عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ